ISSN Print: 2394-7500
ISSN Online: 2394-5869
Impact Factor: 5.2
IJAR 2018; 4(2): 230-231
www.allresearchjournal.com
Received: 29-12-2017
Accepted: 31-01-2018

Dr. Pushpendra Kumar Nim
Assistant Professor,
Department of Urdu
Zakir Husain Delhi College
University of Delhi,
New Delhi, India

Correspondence
Dr. Pushpendra Kumar Nim
Assistant Professor,
Department of Urdu
Zakir Husain Delhi College
University of Delhi,
New Delhi, India

" ہندوستان کی جنگ ِ آزادی میں اردو صحافت کا حصہ"

Dr. Pushpendra Kumar Nim

ہماورے ملک کا نام ہندوستان ہے اس ملک میں کو دوسرے ممالک کے حکمرانوں نے سینکڑوں سال سے غلام بنائےرکھا . یہ آزادی ہم کو بڑی ہی مشکل سے حاصل ہوئی . ہندوستان کی جنگِ آزادی میں ہر مذہب وملت اور ہر طبقے کے افراد شامل ہیں . ہزار ولاکھوں لوگوں نے جامِ شہادت نوش کیا جلاوطن کئے گئے . قید وبند کی زندگی کا ٹی . اس جنگ میں اردو زبان نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا . نہ صرف یہ کہ انقلاب زندہ باد جیسا ولولہ انگیز اور لافانی نعرہ دیا بلکہ اپنے شاعروں ،ادیبوں اور صحافیوں کی جانوں کی قربانیاں بھی دی . بہادر شاہ ظفر سے لے کر حسرت موہانی اور مولانا ابوالکلام آزاد تک قربانی کا یہ سلسلہ چلتا رہا . بہاد ر شاہ ظفر کو ملک بدر کی سزا ملی تو حسرت موہانی اور ابوالکلام آزاد کو قید و بند کی زندگی بسر کرنی پڑی .ان لوگوں کی طرح بہت سے دوسرے صحافی ادیب اور شاعروں نے آزادی کی جنگ میں شریک ہونے کے جرم میں نظر بندی اور جیل کی سزا کاٹی . مولوی محمد باقر کو تو انگریزوں نے سرِ عام گولی ماری وہ صحافی تھےا ور اپنے اخبار میں آزادی فکر کی تبلیغ وتشہیر کر رہے تھے . اردو زبان کے صحافیوں نے آزادی کی خاطر جان کی بازی لگا دی . تحریک آزادی میں اردو صحافیوں کا کردار بہت ولولہ انگریز رہا ہے . تحریک آزادی کی یہ داستان پونے دو سو برسوں پر محیط ہے . اس عرصے میں بے شمار اردو صحافیوں نے انگریزوں کے ظلم و ستم برداشت کئے ہیں . ان کی قربانیاں تاریخ کے صفحات پر سنہری حرفوں میں مندرج ہے . درحقیقت ہندوستان کی کسی زبان کے اتنے صحافیوں کو اس آزمائش سے نہیں گزرنا پڑا جس آزمائش سے اردو صحافی گزرے ہیں . اردو صحافیوں کے سر قلم ہوتے رہے مگر انہوں نے شکست نہیں مانی . عوام کو بیدار کرنے کے فرض سے کبھی غافل نہیں ہوئے . انہوں نے بڑی سے بڑی طاقت کے آگے سر نہیں جھکایا اور نہ قلم کو جھکنے دیا . دہلی کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفرؔ جن کو انگریزوں نے باغیوں کی رہنمائی کے جرم کے گرفتار کر کے ملک بدر کر دیا تھا . ان پر یہ الزام بھی تھا کہ ان کی سر پرستی میں شائع ہونے والے اخبار ‘‘ سراج الاخبار’’ میں انگریز ی افسروں پر سخت تنقیدکی جاتی تھیں. انہیں ہندوستان سے رنگون جلا وطن کرنے کے جو اسباب انگریزوں نے بتائے تھے ان میں ایک سبب یہ بھی تھا افسوس کہ آزادی ہند کا خواب دیکھتا ہوا ہندوستان کایہ فرزند اپنی سر زمین کو یاد کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوگیا .

آزادی کی آگ روشن کرنے کے لیے اردو اخبارات نے جو خدمات انجام دیں ان کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بہت سے اخبارات نے ایک بار نہیں چھ چھ بار ضمانتیں ضبط کر ائیں اور اپنے ایڈیٹروں ، مقالہ نگاروں اور تبصرہ نویسوں پر جیل کے دروازے کھولے . مولانا محمد علی جوہرؔ کے اخبار ہمدرد کے فائل گواہ ہیں کہ وہ انگریزوں کے سینوں میں نشتر بن کر پیوست ہو تا رہا .تحریک آزادی میں اردو صحافت کی کاکردگی زرین حروف میں لکھنے کے قابل ہیں اور اس نقطہ نگاہ سے اسکے اندر خو بیاں ہی خوبیاں ہے مگر ایک خامی بھی ہے اور وہ ہے سرمائے کی کمی .ابتداسے اردو اخبارات عام لوگوں نے جاری کئے . اسوجہ اخبارات نکلتے تھے اور بند ہوتے تھے .اسکا ایک فائدہ یہ نظرآیا کہ اخبات کے مالکان عام لوگ تھے اس لئے وہ عام لوگوں کے جذبات واحساسات سے بخوبی واقف تھے .اور انکے جذبات کی نمائندگی کر رہے تھے .عوام کےجذبات کی ترجمانی کرتے کرتے ان کے دل کی ڈھڑکن ہو گئے ،انگریزونکو اسوقت چیلینج کیا جب ان کی حکومت میں سورج غروب نہی ہو تا

تھا ۔غریب فاقہ مست اردو صحافیو ں نے دنیا کی سب سے بڑی طاقت کو بھاگنے پر مجبور کیا ۔انگریز ہندوستان سے کیا بھاگے ساری دنیا سے انکے پیر اکھڑ گئے انکی سامراجیت کا دائرہ تنگ ہوتا گیا اور ملک پر ملک انکے چنگل سے آزاد ہوتے گئے ۔ یہ کارنامہ بذات خود اتنا بڑا ہے کہ اردو صحافت کی خدمات کو بھی فراموش نہی کیا جاسکتا ۔کیو ں کہ اردو صحافت کے ذریعے سے ہی عوام کو انگریزوں کی پالیشیوں سے رو برو کرایا ۔انگریز نہی چاہتے تھے کہ وہ ہندوستان سے جائے مگر یہاں عوام میں ایک آزادی کے لئے ایک نیا جوش ودیوانہ پن سا دیکھنے کو ملا اور وہ ملک کو آزاد دیکھنے کی آش دیکھنے لگے ۔انگریزوں کو ملک سے باہر نکالنا اتنا آسان کام نہ تھا مگر اردو کے صحافیوں نے شعرا نے مصنف نے اخبارات کے ذریعہ عوام کو ملک کی آزادیدلانے میں ایک ساتھ آنے کا جذبہ پیدا کیا ۔ بہت سی قربانیوں سے گزرنا پڑا مگر ہمارے شعرائ اور صحافی اپنے مقصد سے ہٹے نہیں اور ملک کو آزادی دلانے میں اخبارات کے ذریعہ ایک اہم حصہ بنا ۔ آج ملک آزاد ہوگیا اور آج بھی اردو صحافت کی بہت بڑی ملک میں حصہ داری ہے ۔ اور آج بھی اخبارات عوام کے ذہن میں بہت گہری چھاپ چھوڑتا ہے ۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہں کہ کسی بھی ملک میں آزادی کے لیے اردو صحافت کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں جنگِ آزادی میں اردو صحافت کا بہت بڑا حصہ ہے